غزل

یہ رویّہ ترا روا ہے کیا
مجھ سا تیرا کوئی سگا ہے کیا

کیا بتاؤں میں تیرے بارے میں
ابھی کہنے کو کچھ بچا ہے کیا

سارے اشرار تجھ سے واقف ہیں
رابطہ ان سے بھی ترا ہے کیا

نفرتوں کے علاج کی خاطر
پیار جیسی کوئی دوا ہے کیا

میرے سر پر سوار رہتی ہے
میری بیوی ہے تُو بلا ہے کیا

منہ سے مَیں مَیں کی رٹ یہ کیا دانش
مشت مٹّی ہے تُو خدا ہے کیا

ایوب بیگ دانش چکبالاپوری